اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ طَهَارَةٌ وَغُسْلٌ، وَطَهَارَةُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الصَّدَأِ، اَلصَّلَاةُ عَلَيَّ

یعنی ہر چیز کے لیے پاکیزگی اور غُسل ہے اور مومنوں کے دِلوں کے زنگ کی صفائی مجھ پر دُرود پڑھنا ہے۔ (القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت سب سے

افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا، آخرت کی کھیتی ہے، انسان اس دنیا میں جو بوئے گا وہی آخرت میں کاٹے گا، کیونکہ قیامت کا دن نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ملنے کا دن ہے، مگر افسوس! یہ سب جاننے کے باوجود ہم عبادتِ الٰہی سے دُور اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی سے بے پرواہ ہو کر جھوٹ، غیبت، چغلی، دھوکا دہی، دنیا کی محبت میں بدمست اور آخرت کی تیاری سے غافل ہونے کے باوجود اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ویسے تو انسان کی اِصلاح میں بہت سی چیزیں رُکاوٹ بنتی ہیں، لیکن آج کے بیان میں تین (3) اہم وجوہات کے بارے میں سُنیں گے: (1) لمبی اُمیدیں (2) خود اِحتسابی (محاسبۂ نفس) کا نہ ہونا یعنی اپنے اعمال کا جائزہ نہ لینا اور (3) بُری صحبت کے متعلق کچھ باتیں سُنیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

لمبی اُمید کے خاتمے کا اِنعام

بصرہ کے ایک بادشاہ نے بادشاہت کو خیر باد کہہ کر زُہد و تقویٰ کی راہ اِختیار کی، لیکن دوبارہ حکومت کی طرف مائل ہوا اور عیش و عشرت میں باقی زندگی گزارنے کا پکا ارادہ کر لیا۔ اُس نے

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

ایک شاندار محل بنوایا، جس میں اَعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے، ہر طرح کے ساز و سامان سے اُس عظیمُ الشّان محل کو آراستہ کرایا اور ایک کمرہ مہمانوں کے لئے خاص کر دیا، وہاں عُمدہ بستر بچھوائے اور طرح طرح کے کھانے چُنے جاتے ۔ وہ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا، عظیمُ الشّان محل اور بادشاہ کی شان و شوکت دیکھ کر لوگ خوب تعریف کرتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا۔ بادشاہ دنیا کی رنگینیوں میں گُم ہو چکا تھا، اُس کے عظیمُ الشّان محل میں ہر طرح کے گانے باجے اور عیش و عشرت کا سامان موجود تھا۔ وہ ہر وقت دُنیوی لذّتوں میں مگن رہتا۔ اِن کاموں نے اُسے **لمبی اُمید** کے تباہ کُن باطِنی مرض میں مُبْتَلا کر دیا۔ ایک دن اُس نے اپنے خاص وزیروں، مُشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اِس عظیمُ الشّان محل میں میری خوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنے سُکون میں ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں کیلئے بھی ایسے ہی عظیمُ الشّان محلّات بنواؤں !، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلّات بنانے کے بارے میں مُفید مشورے دو، تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس رہنے لگے۔ایک رات بادشاہ سمیت تمام لوگ کھیل کُود میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:

اے اپنی موت کو بُھول کر عمارت بنانے والے ! لمبی لمبی اُمیدیں چھوڑ دے، کیونکہ موت لکھی جا چکی ہے۔ لوگ خواہ خود ہنسیں یا دوسروں کو ہنسائیں، بہر حال موت اُن کیلئے لکھی جا چکی ہے اور بہت زیادہ اُمید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔ ایسے مکانات ہر گز نہ بنا جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت و ریاضت اختیار کر تا کہ تیرے گناہ معاف ہو جائیں۔

اِس غیبی آواز نے بادشاہ اوراُس کے تمام ساتھیوں کو خوف میں مُبْتَلا کردیا۔ بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیا تم نے بھی سُنی؟ سب نے کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔ بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کر رہا ہوں، کیا تم بھی محسوس کر رہے ہو؟ پُوچھا: آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟ اُس نے کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کر رہا ہوں، مجھے لگتا ہے کہ یہ میری **موت کا پیغام** ہے۔ لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر لمبی اور عزت بلند ہو، آپ پریشان نہ ہوں۔ اِس غیبی آواز نے بادشاہ کے دل سے **لمبی لمبی اُمیدوں** کا خاتمہ کر دیا، اُسے عیش و عشرت کے تمام منصوبے(Plans)نہایت معمولی نظر آنے لگے، فکرِ آخرت کا اُس پر غلَبہ ہوا، اُس کے دل سے خواہشات کی آگ بجھ گئی اور وہ گناہ چھوڑنے کا عزم کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یُوں عرض گزار ہوا: اے میرے پاک پروردگار! میں تجھے اور یہاں موجود تیرے بندوں کو گواہ بنا کر تیری طرف رُجوع کرتا ہوں، اپنے تمام گناہوں اور زیادتیوں پر شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہوں۔ اے میرے خالق! اگر تُو مجھے دنیا میں کچھ مُدّت اور باقی رکھنا چاہتا ہے تو مجھے مستقل طور پر فرمانبرداری کی راہ پر چلا دے۔ اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتا ہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گناہوں کو بخش دے۔ بادشاہ اِسی طرح مصروفِ التجا رہا اور اُس کا درد بڑھتا گیا، پھر اُس نے اِن کلمات کی تکرار شروع کر دی: اللہ پاک کی قسم! موت، اللہ پاک کی قسم! موت۔ بس یہی کلمات اُس کی زبان پر جاری تھے کہ اُس کی رُوح پرواز کر گئی۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۶۱، رقم: ۲۷۱، عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والسبعون... الخ، ص ۴۰۴ ملخصاً)

پہلا سبب لمبی اُمیدیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہماری اصلاح میں سب سے پہلی اور بڑی رکاوٹ **لمبی اُمیدیں**

ہیں، کیونکہ ☆**لمبی اُمیدیں** انسان کو گناہوں کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتی ہیں۔☆ خواہشات کا دروازہ کھولتی ہیں۔☆انسان کو دُنیا و آخرت میں کئی طرح کی مصیبتوں میں مُبْتَلا کر دیتی ہیں۔☆ انسان کو دنیاوی لذّتوں میں پھنسا دیتی ہیں۔ ☆انسان کو قبر کی ہولناکیوں سے غافل کر دیتی ہیں ۔☆گناہوں پر بہادر کر دیتی ہیں۔ ☆ اپنی اِصلاح میں رُکاوٹ بنتی ہیں۔☆موت کی تیاری سے بے پروا کر دیتی ہیں۔ ☆طرح طرح کے گناہوں میں مُبْتَلا کروادیتی ہیں۔ جیسا کہ بیان کردہ واقعے میں بادشاہ لمبی اُمیدوں اور دیر تک زندہ رہنے کی آفت میں مُبْتَلا ہو کر عالیشان محلات کی تعمیرات اور کھیل کُود کے آلات میں مشغول ہوا، دوستوں کی بے فائدہ صحبت اور خادِموں کی خُوشامدانہ خدمت کے نشے میں قبر کے اکیلے پن کو بُھول گیا، لیکن جیسے ہی اُس کے دل سے لمبی اُمیدوں کی آگ ختم ہوئی، غفلت کا اندھیرا دُور ہوا، بادشاہ گناہوں سے بیزار اور اُس کا دل دُنیا سے اُچاٹ ہوا تو اُس نے فوراً بارگاہِ الٰہی میں توبہ کی۔ لمبی اُمیدوں کے مُتعلِّق اللہ کریم پارہ 14 سُوْرَۃُ الْحِجْر کی آیت نمبر 3 میں اِرشاد فرماتا ہے:

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۳

ترجَمۂ کنز العرفان: تم چھوڑدو اُنہیں کہ کھائیں اور مزے اُڑائیں اور اُمید اُنہیں غفلت میں ڈالے رکھے تو جلد وہ جان لیں گے۔

حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِس میں تنبیہ (نصیحت) ہے کہ لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا، ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی المُرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلاتی ہیں اور خواہشات کی اِتّباع (پیچھے چلنا)، حق سے روکتا ہے۔ **لمبی اُمید** کسے کہتے ہیں؟ **لمبی اُمیدوں** سے کیا مُراد ہے؟ آیئے! سُنتے ہیں، چنانچہ

لمبی اُمید سے کیا مراد ہے؟

جن چیزوں کا حاصل کرنا بہت مشکل ہو، اُن کو حاصل کرنے کے لیے لمبی اُمیدیں باندھ کر زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنا، لمبی اُمید کہلاتا ہے۔(فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۲۷۷، حدیث: ۲۹۴)

یاد رکھئے! لمبی اُمید شیطان کا ایک ہتھیار ہے، تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے:(شیطان مَردود) لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی سوچ انسان کے دل، دماغ میں بٹھا کر موت سے غافل رکھتا ہے، حتّٰی کہ اِسی اُمید پر جیتے جیتے اچانک وہ وقت آجاتا ہے کہ موت اپنے دردناک جال میں کَس لیتی ہے، پھر **اب پچھتائے کیا ہُوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت،** ناچار (مجبوراً) اپنے کئے اعمال کے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔(صراط الجنان، ۳/۳۱۱ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ لوگوں کی اکثریت موت کو بھول کر دنیا کی لمبی اُمیدوں میں کھوئی ہوئی ہے۔ نہ عِلْمِ دین سیکھنے کا ذہن ہے اور نہ ہی حلال و حرام کی تمیز الغرض موت سے غفلت ، لمبی اُمیدیں اور دنیا کی محبت ہمیں بدلنے نہیں دیتی، ہمیں اپنی اصلاح نہیں کرنے دیتی، ہمارے دل میں خوفِ خدا پیدا نہیں ہونے دیتی، کیونکہ لمبی اُمیدیں گُناہوں کی جڑ اور انسان کی تباہی و بربادی کا ایک سبب ہیں، چُنانچہ

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **اَوَّلُ فَسَادِھَا اَلْبُخْلُ وَالْاَمَلُ** یعنی اِس اُمَّت کا پہلا فساد کنجوسی اور لمبی اُمید ہے۔(مشکاۃ المصابیح، باب الامل والحرص، الفصل الثالث، ۲/۲۶۰، حدیث: ۵۲۸۱)

حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی مسلمان کا پہلا گناہ، جو دوسرے گناہوں کی جڑ ہے وہ یہ دو(2) چیزیں

ہیں:(1)بُخْل جڑ ہے خون ریزی و فساد کی (2) **لمبی اُمیدیں جڑ ہیں،** غَفلت و گُناہوں کی۔ انسان بڑھاپے میں بھی یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت ہے، نیکیاں آئندہ کرلیں گے،اِسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔(مرآۃ المناجیح،۷/۹۴)

اے عاشقانِ رسول! واقعی یہ حقیقت ہے کہ نفس و شیطان ہمیں اِس طرح دھوکے میں ڈالتے ہیں کہ ابھی تو تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کرلینا،یا نوکری سے ریٹائر ہونے کے بعد توبہ کرلینا۔ ابھی بڑی عمر پڑی ہے۔بعد میں توبہ کرلینا،یا بڑھاپے میں خوب نیکیاں کرلینا، یہ جملے ہمیں **اپنے آپ کو بدلنے اور اپنی اِصلاح کرنے نہیں دیتے،** حالانکہ اگر ہم غور کریں تو ہمیں ایسے کئی نوجوان نظر آئیں گے ،جن کی جوانیاں بھی اِسی طرح کے خیالات میں گزر رہی تھیں، مگر زندگی نے اُن کے ساتھ وفا نہیں کی،وہ اچانک موت کا شکار ہوگئے،موت نے اُنہیں اِس ہنستی بستی دنیا سے اُٹھا کر اندھیری قبر میں پہنچادیا۔

لمبی اُمیدوں کی وجہ سے نیکیاں کرنا دُشوار ہوجاتا ہے،جیسا کہ

نیکی کی راہ میں رکاوٹ

حضرت امامِ غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **لمبی اُمیدیں نیکی وعبادت کی راہ میں رُکاوٹ ہیں،** ہر فتنے اور بُرائی کا باعث ہیں، لمبی اُمیدوں میں مُبْتَلا ہو جانا، ایک مرض ہے جو لوگوں کو اور بہت سے اَمراض میں مُبْتَلا کرتا ہے۔(منہاج العابدین،ص۱۱۸،ملخصا)

اے عاشقانِ رسول! لمبی اُمیدیں انسان کو غافل اور سُست بنادیتی ہیں، جس کی وجہ سے نیکی کرنے سے پہلے ہی دل میں یہ خیال جَم جاتا ہے کہ ”تھوڑی دیر بعد کرلوں گا، ابھی کافی وقت ہے، عبادت کا موقع فوت نہیں ہونے دُوں گا۔“ یُوں سُستی کرکے بندہ نیکی کا موقع ضائع کردیتا ہے، لمبی اُمیدیں انسان کو بدعملی کا شکار کردیتی ہیں، جیسا کہ

حضرت داؤد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو اللہ پاک کی آخرت میں دی جانے والی سزا سے ڈرتا ہے، وہ دُور کو بھی نزدیک خیال کرتا ہے اور جو لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے وہ بداَعْمالی کا شکار ہو جاتا ہے۔(منہاج العابدین ،ص۸۱) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ لمبی اُمیدوں سے چھٹکارا پانے کے لئے لمبی اُمیدوں کے نقصانات اور موت کو یاد کرنے کے فضائل پر نظر رکھیں، اِس کی برکت سے ہم اپنی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا سبب خود اِحتسابی کا نہ ہونا

پیارے اسلامی بھائیو! ہماری اصلاح میں رُکاوٹ اور ہمارے نہ بدلنے کی دوسری اہم ترین وجہ خود احتسابی (یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی سوچ) کا نہ ہونا بھی ہے، کیونکہ ہم اپنے اعمال کا احتساب نہیں کرتے۔یاد رکھئے! خود احتسابی کا نہ ہونا انسان کو اپنی آخرت سے غافل اور نیک اعمال سے دُور کر دیتا ہے۔جو انسان اپنا مُحاسَبہ کرتا اور اپنے اعمال کا جائزہ لیتا رہتا ہے، وہ نیکیوں کا شیدائی بن جاتا اور گناہوں سے ہر دم بچنے کی کوشش کرتا ہے۔موت کا تصوُّر ہر دم اُس کی آنکھوں میں رہتا اور خوفِ خدا اُس کے دل میں رچ بس جاتا ہے ، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن روزانہ اپنا مُحاسَبہ کرتے، اپنے اعمال کا جائزہ لیتے اور خوفِ خدا سے لرزتے رہتے ہیں، چنانچہ

مُحاسَبۂ نفس کرنے والا خوش نصیب

حضرت ابو بکر کَتّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص برائیوں اور خطاؤں پر اپنے نفس کا مُحاسَبہ کیا کرتا تھا۔ایک دن اُس نے اپنی زندگی کے سالوں کا حساب لگایا تو ساٹھ(60) سال

بنے، پھر دنوں کا حساب کیا تو اِکیس ہزار پانچ سو(21500)دن بنے تو اُس نے ایک زور دار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گِر پڑا، جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا: ہائے افسوس! اگر روزانہ ایک گناہ بھی کیا ہو تو اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اِکیس ہزار پانچ سو(21500) گناہ لے کر حاضر ہوں گا تو اُن گناہوں کا کیا حال ہو گا جن کا شمار ہی نہیں؟ ہائے افسوس! میں نے اپنی دنیا آباد اور آخرت برباد کی اور اپنے ربِّ کریم کی نافرمانی کرتا رہا، میں دنیا میں تو آبادی سے بربادی کی طرف منتقل ہونا پسند نہیں کرتا تو بروزِ قیامت بغیر ثواب و عمل کے حساب و کتاب کیسے دوں گا؟ اور عذاب کا سامنا کیسے کروں گا؟ پھر اُس نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر گِر گیا، جب اُس کو حرکت دی گئی تو اس کی رُوح پرواز کر چکی تھی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۵۲)

اے عاشقانِ اولیا! آپ نے سُنا کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نزدیک غور و فکر کی اِس قدر اَہمیّت تھی کہ نیک اعمال کرنے کے باجود بھی اپنے نفس کی مخالَفت کرتے، اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کرتے اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا خوف دلاتے رہتے۔ ذرا سوچئے! جب یہ اللہ والے اس قدر اِستقامت کے ساتھ اپنا مُحاسَبہ کرتے اور آخرت کے بارے میں غور و فکر کرتے تھے تو ہم گناہ گاروں کو غور و فکر کرنے، اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی کس قدر زیادہ ضرورت ہونی چاہئے۔ آیئے! غور و فکر کی عادت بنانے کے لئے ایک اور واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

شب و روز "غور و فکر"

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کا معمول تھا کہ جب رات ہوتی اور سب لوگ سو جاتے تو اپنے آپ سے کہتیں: اے رابعہ (ہو سکتا ہے کہ) یہ تیری زندگی کی آخری رات ہو، ہو سکتا ہے کہ تجھے کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو، اُٹھ اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کر

لے تاکہ قیامت میں تجھے شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے، ہمت کر، سونا مت، جاگ کر اپنے ربِّ کریم کی عبادت کر۔ یہ کہنے کے بعد آپ اُٹھ کھڑی ہوتیں اور صبح تک نوافل ادا کرتی رہتیں۔جب فجر کی نماز ادا کر لیتیں تو اپنے آپ کو دوبارہ مخاطب کرکے فرماتیں:” اے میرے نفس! تمہیں مبارَک ہو کہ گزری ہوئی رات تُو نے بڑی تکلیف اُٹھائی، لیکن یاد رکھ! یہ دن تیری زندگی کا آخری دن ہو سکتا ہے۔“ یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو جاتیں اور جب نیند کا غلَبہ ہوتا تو اُٹھ کر گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور ساتھ ساتھ خود سے فرماتی جاتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اِس کا کیا مزہ؟ اِسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مُدّت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تمہیں زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی، ہمت کرو اور اپنے ربِّ کریم کو راضی کرلو۔اِس طرح کرتے کرتے آپ نے پچاس سال(50 Years) گزار دیئے، آپ نہ تو کبھی بستر پر سوئیں اور نہ ہی کبھی تکیے پر سر رکھا، یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔(حکایات الصالحین، ص ۳۹)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی دنیاوآخرت میں کامیاب ہوناچاہتے ہیں تو ہمیں خود احتسابی (غورو فکر) کی عادت بنانی ہوگی، کیونکہ جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اُسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ فائدہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے اور اُس کا اصل سرمایہ بھی محفوظ رہے۔ اِس مقصد کے حُصول کے لئے وہ اپنے کاروبار کا روزانہ، ماہانہ اور سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے غورو فِکر کرتا ہے، جہاں کسی قسم کی کمی نظر آتی ہے اُسے دُرست کرتا ہے اور جو چیز فائدے کے حُصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعاملات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اُسے فائدہ حاصل ہونا تو دُور کی بات ہے اُلٹا

نقصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر اِس نقصان کے بعد بھی وہ غفلت کی گہری نیند سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا آتا ہے کہ اُس کا اصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ بالکل اِسی طرح جو شخص ”آخرت“ میں فائدہ حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو، اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعمال پر غور کرے، جو اَعمال اُس کو فائدہ دلوانے میں مددگار ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام فائدے کے حُصول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اِس طرح اپنا اِحتساب جاری رکھے گا وہ اللہ کریم کی توفیق سے کامیاب ہو گا اور بدلے میں اُسے جنت میں داخلہ نصیب ہو گا۔ امیرُ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی روزانہ اپنا مُحاسبہ کیا کرتے تھے، چنانچہ

حضرت فاروقِ اعظم کا محاسبۂ نفس

امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (اپنا مُحاسبہ کرتے ہوئے) رات کے وقت اپنے پاؤں پر دُرَّہ (کوڑا) مار کر فرماتے: بتا! آج تُو نے **”کیا عمل“** کیا؟

(احیاء العلوم، ۵/ ۳۵۸ ملخصاً)

نیک عمل نمبر 07 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں خود اِحتسابی کرنے کو ”اعمال کا جائزہ لینا“ کہتے ہیں۔ اَمیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمارے سچے اور حقیقی خیر خواہ ہیں۔ آپ نے ہمیں ایک بہت ہی پیارا نسخہ بنام ”نیک اعمال“ عطا فرمایا ہے، اِس پر عمل کر کے ہم اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پا سکتے ہیں۔ شیخِ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "72

نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 07 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے شجرے کے کچھ نہ کچھ اوراد پڑھے؟ یہ بہت ہی پیارہ نیک عمل ہے ہمیں روزانہ کوئی نہ کوئی ایک وِرد ضرور پڑھنا چاہیے اور جس سے ہوسکے تو وہ ایک سے زیادہ وِرد بھی کر سکتا ہے، اوراد و وظائف کی برکت سے انسان بہت سے مصیبتوں سے بچ جاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ **نیک اعمال** کا تحفہ ہمارے بزرگوں کی یاد تازہ کرتا ہے۔اِس کے ذریعے ہم نیک اعمال کا جائزہ لے کر اپنی اصلاح کا جذبہ پاسکتے ہیں۔**نیک اعمال** جنت میں لے جانے والے اور دوزخ سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہیں۔ بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن بھی خود اِحتسابی کرتے اور بلندیِ درجات کا اہتمام فرماتے۔(جنت کی تیاری ،ص ۴۰ ملخصاً)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا سبب بُری صحبت

پیارے اسلامی بھائیو! **مشہور کہاوت ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔** فی زمانہ ہمارے معاشرے میں گناہوں کے بڑھنے، اپنی اصلاح کی فکر نہ ہونے، نیکیوں میں دل نہ لگنے اور موت سے غافل ہونے کی ایک وجہ بُرے دوست بھی ہیں، کیونکہ جب ہماری دوستی (Friendship) ایسے لوگوں کے ساتھ ہوگی، جنہیں نہ اپنی آخرت کی کوئی فکر ہے اور نہ دوسروں کی، تو اُن کی صحبت میں رہ کر ہم پر بھی وہی رنگ چڑھے گا اور یوں ہم اپنی اِصلاح سے غافل ہو کر اپنے قیمتی لمحات کو فضولیات میں گزاریں گے۔

یاد رکھئے! **بُری صحبت** انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی، **آفتوں، بلاؤں اور مصیبتوں** کے دروازے کھول دیتی ہے۔❀ نمازوں سے دُور کر سکتی ہے۔❀ گناہوں کی دَلدل میں دھکیل

سکتی ہے۔ ❀ **ماں باپ کی خدمت سے محروم** کر سکتی ہے۔❀ دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث بننے کے ساتھ ساتھ **لڑائی جھگڑے کا سبب** بن سکتی ہے۔❀ **قتل وقتال** کا سبب بن سکتی ہے۔❀ **چوری، ڈکیتی، لُوٹ مار، ڈاکہ ڈالنے** جیسے غلط کاموں میں پھنسا سکتی ہے۔ ❀ **نشے میں** مُبتلا کر سکتی ہے۔❀ **حرام مال** کمانے پر مجبور کر سکتی ہے۔❀ **دل کی سختی** کا سبب بن سکتی ہے۔

ہم غور کریں کہ ہماری زندگی میں **کتنے زلزلے اور سیلاب** آئے جن میں **ہزاروں، لاکھوں ہلاکتیں** ہوئیں، ہمارے **دِل کی سختی** کس قدر بڑھ چکی ہے کہ **زلزلے کے جھٹکوں** سے بھی ہم بیدار نہ ہو سکے، زلزلوں اور سیلاب میں **موت کا شکار** ہونے والے گویا ہمیں پیغام دے گئے کہ اے ہماری موت پر **تبصرے کرنے والو!** **عبرت** کی نگاہ سے دیکھو!، عنقریب تمہیں بھی **موت کا جام** پینا ہے!، **موت کا مزہ** چکھنا ہے! **موت کے دروازے** سے گزرنا ہے!، آخر کس خوش فہمی میں مُبتلا ہو، **جاگ جاؤ! ابھی وقت ہے!** مگر بُری صحبت اور گناہوں کی دلدل میں پھنسنے کی وجہ سے ہم عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ہم زلزلے کے جھٹکے محسوس کرنے پر گھر سے کسی کھلی جگہ کی طرف تو بھاگتے ہیں، مگر کیا کبھی ہم نے غور کیا کہ زلزلے کے خوف سے سچی توبہ کرتے ہوئے ہمارے قدم **نماز کے لیے مسجد** کی طرف بڑھے؟ کیا ہماری **تلاوتِ قرآن** میں اِضافہ ہوا؟ کیا ہم نے گناہوں سے سچی توبہ کی؟ **اے کاش!** ہم جیتے جی حقیقی معنوں میں **موت کی تیاری** کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 163 مدنی پھول صفحہ نمبر 36 سے قبرستان کی حاضری کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے ایک فرمان مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنیئے، فرمایا: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔ (ابنِ ماجہ، ۲/۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱) ☆(وَلِیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک (1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ، اور تین(3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ پاک اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاوی ہندیہ، ۵/۳۵۰) ☆ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کے لئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً) ☆قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ”رَدُّالْمُحتار“ میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ۱/۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّ مُختار، ۳/۱۸۳) ☆ کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿اعلان﴾

قبرستان میں حاضری کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴾یاددہانی﴿

دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

1...کنز العمال، 14/80، حدیث: 38293

2...مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتَّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لِیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 06 نومبر 2025ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

قبرستان میں حاضری کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆ زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۳۲) ☆ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحنُ بِالْاَثَر یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاویٰ ہندیۃ، ۵/ ۳۵۰) ☆ قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۸۲، ۵۲۵ ملخصًا) ☆ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میّت کو اَذِیّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہدیہ لیتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق ”ہدیہ لیتے وقت کی دعا“ یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ اَھْلِكَ وَمَالِكَ

ترجمہ: اللہ پاک تیرے اہل ومال میں برکت عطا فرمائے۔(خزینۂ رحمت، ص47)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا ۔(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 باردرود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور

1 ... جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟ (8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟ (9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ (12) 12 منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟ (13) اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) غُصّے کا عِلاج کیا؟ (15) اپنا جائزہ لیا؟ (16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟ (20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟ (21) فجر کے لئے جگایا؟ (22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟ (23) گھر درس ہوا؟ (24) مسجد درس دیا یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟ (26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) ایک مُشت داڑھی ہے؟ (28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟ (30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد یا صلٰوۃُ اللَّیل پڑھی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟ (35) عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟ (38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت "دعوت اسلامی کا چینل" دیکھا؟ (40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟ (41) وقت پر قرض ادا کر دیا؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (43) صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟ (44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (45) تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟ (46) کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟ (48) والدین اور پیر و مُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) اِسراف سے بچے؟ (50) ٹریف قوانین کی پابندی کی؟ (51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟ (52) زبان کے گناہوں سے بچے؟ (53) فُضول باتوں سے بچے؟ (54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟ (55) عمامہ شریف

باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار9نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھایا سُنا؟(59) ہفتہ وار اِجتِماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64) عَلاقائی دورہ کیا؟(65) پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد